اپنے حقیقی دشمن کو پہچانیئے!

مرتب کنندہ:۔ محمد عبدالرزاق ساجد

دراصل یہ وہ خطبہ جمعتہ المبارک ہے جو استاذی المکرم فضیلۃ الشیخ جناب محمد داؤد فہیم المدنی حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی نے ۹-اپریل کو جامعہ سلفیہ میں ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے خواب غفلت میں سوئے ہوئے، اپنے انجام سے بے خبر اور غافل ضمیروں کو جھنجھوڑتے ہوئے ان کے حقیقی دشمن سے آگاہ کیا کہ اے ناعاقبت اندیش انسان تو عارضی دشمنوں کے ڈر سے کس طرح خوفزدہ ہوتا ہے، ان کی فکر سے تیری راتوں کی نیند حرام ہوتی ہے، ان کے کسی وقت کے حملہ یا کاروائی کے خلاف تو اپنے آپ کو ہمہ وقت مسلح رکھتا ہے۔ لیکن وہ جو صرف ایک آدھ آدمی کا نہیں بلکہ پوری انسانیت آدم علیہ السلام سے لیکر تاقیامت آنے والے ہر چھوٹے بڑے کا ازلی اور حقیقی دشمن ہے اس کی فکر آج کسی کو نہیں ہے اس کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا جاتا۔ اس سے بچاؤ اور تحفظ کیلئے اپنے آپ کو مسلح رکھنے کی ضرورت تک محسوس نہیں کی جاتی۔ بلکہ خرگوش کی طرح ہم سب محو خواب ہیں جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ افادہ عامۃ الناس کی غرض سے اسے نظر قرطاس کیا جاتا ہے۔

خطبہ مسنونہ کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی

یبنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنۃ ینزع عنھما لبا سھما لیریھما سواتھما انہ یراکم ھو و قبیلہ من حیث لا ترونھم انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یومنون۔ (الاعراف:۲۷)

ترجمہ:۔ اے آدم علیہ السلام کی اولاد (دیکھنا) کہیں شیطان تمہیں بھی فتنہ و آزمائش میں نہ ڈال دے جس طرح کہ اس نے تمہارے ماں باپ (آدم اور حوا علیہما السلام) کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ (نکلوانے کے بعد) وہ ان کے زیب تن لباس کو چھینتا تھا

تاکہ انہیں بے پرد اور برہنہ کردے۔ وہ شیطن اور اس کے چیلے تمہیں دیکھتے ہیں ایسی ایسی جگھوں سے کہ جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ پاتے۔ بیشک ہم نے شیطان کو ایمان نہ لانے والوں کا دوست اور ولی بنا دیا ہے۔ اپنے بندوں سے بے پناہ محبت کی وجہ سے اللہ احکم الحاکمین نے انسان کو عقل جیسی نعمت عطا فرمائی ہے جس کے بل بوتے پر وہ اپنے دوست اور دشمن کی پہچان کرتا ہے اور ان دونوں میں تمیز اور فرق کرتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص اس وصف سے محروم ہوا سے عقلمند اور دانشمند نہیں کہا جاتا کیونکہ وہ ناعاقبت اندیش ہوتا ہے۔

قرآن مجید اور حدیث پاک میں اللہ رب العزت اور محمد عربی ﷺ کے مخاطب عقل و خرد کے مالک "اولوالالباب" ہی ہوا کرتے ہیں۔

والدہ اپنے بچے سے جس قدر پیار اور محبت کرتی ہے اللہ رب العزت اس سے کہیں زیادہ اپنے بندوں سے محبت اور ان پر رحم کرنے والے ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے

عن عمر بن الخطاب قال قدم على النبى صلى الله عليه وسلم سبى فاذا امراة من السبى قد تحلب ثديها تسعى اذا وجدت صبيا فى السبى اخذته فالصقته ببطنها و ارضعته فقال لنا النبى صلى الله عليه وسلم اترون هذه طارحة ولدها فى النار؟ فقلنا لا وهى تقدر على ان لا تطرحه فقال "الله ارحم بعباده من هذه بولدها"۔ (بخارى و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس غلام آئے پس ناگہاں ایک عورت بھی غلاموں میں تھی۔ جس وقت وہ اپنے بچے کی تلاش میں دوڑتی تو اس کے پستانوں سے دودھ بہتا تھا پس جب وہ ان

غلاموں میں کسی ایک بچے کو پالیتی تو اسے چھاتی سے لگا لیتی اور دودھ پلاتی۔ یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا۔ اے صحابہ کرام تمہارا کیا گمان ہے کہ یہ والدہ اپنے بچے کو اپنے ہاتھوں سے آگ میں پھینک سکتی ہے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول کہ جب وہ نہ ڈالنے پر قادر ہو تو ایسا ہرگز نہیں کرے گی۔ تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کے اپنے بچے پر رحم اور محبت کرنے کی نسبت کہیں زیادہ محبت اور رحم کرنے والا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس ارحم الراحمین نے رحمت کے دریا بہاتے ہوئے انسان کو اس کے حقیقی دشمن سے آگاہ کر دیا کہ

یابنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنة۔ (اعراف:۲۷)

ترجمہ: اے نبی نوع انسان ہوشیار رہنا کہیں ایسے نہ ہو کہ شیطان لعین تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دے کہ جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوایا تھا۔

اللہ رب العزت نے جب آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا تو اسی وقت سے شیطان کے پیٹ میں بل پڑنے لگے تھے لیکن اس نے عناد اور بغض کا اظہار اس وقت کیا جب اللہ نے اسے آدم ﷺ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا

واذقلنا للملئکة اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکافرین۔ (البقرہ)

ترجمہ:۔ جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو تمام سر بسجود ہو گئے مگر ابلیس نے تکبر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور یوں وہ کافروں اور نافرمانوں کی صف مین کھڑا ہو گیا۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حکم خداوندی کا سب سے پہلے انکار کرنے والا شیطان مردود ہی ہے۔

دوستی کے روپ میں دشمنی کا سب سے پہلا موجد شیطان

حقیقت ہے کہ اگر کوئی دشمن کھل کر دشمنی کرتا ہے تو وہ اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا کہ وہ دشمن خطرناک ہوتا ہے جو دوستی کے روپ میں دشمنی کرتا ہو بظاہر تو اپنے آپ کو وفادار ثابت کرتا ہو لیکن خفیہ طور پر مار آستین ہو۔

دوستی کے روپ میں دشمنی کا سب سے پہلا موجد بھی شیطن ہے۔ جب آدم و حوا علیہما السلام دونوں نے جنت میں سکونت اختیار کرلی تو اس خبث پرور سے رہا نہ گیا لہذا بغل میں چھری دبا کر منہ سے رام رام کرتے ہوئے آیا اور یوں گویا ہوا

مانها کما ربکما عن هذه الشجرة الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخالدین (الاعراف:۲۰)

اے آدم و حوا تمہیں اللہ نے اس شجر کے پھل کھانے سے اس لئے منع کر دیا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ کیلئے جنت کو اپنا مسکن نہ بنالو۔

اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس پھل کو کھالو تاکہ ہمیشہ کیلئے جنت میں رہو۔ اسی پر بس نہ کی بلکہ اپنے آپ کو حقیقی وفادار اور ناصح باور کرانے کیلئے جھوٹی قسم کھائی

وقا سمهما انی لکمامن الناصحین۔ (اعراف:۲۱)

یہی وہ انسان دشمنی ہے جو شیطان نے ایک خیر خواہ کے روپ میں کی اور روئے کائنات پر سب سے پہلے جھوٹی قسم کا موجد بنا۔ جب اس کا علیہ کارگر ثابت ہو گیا

اور ان دونوں کو جنت سے نکلوا دیا تو پھر جنت سے نکلوا کر بھی باز نہ آیا بلکہ

ینزع عنهما لبا سهما لیریهما سواتهما۔ (الایة)

وہ ان دونوں کا لباس چھیننے لگ گیا تاکہ انہیں برہنہ کردے اور انہیں ان کی شرم گاہیں دکھائے۔

سب سے پہلے انسان کو ننگا کرنے والا شیطان ہی ہے

گویا کہ سب سے پہلے بے پردگی کی ابتدا کرنے والا اور اسے پسند کرنے والا بھی شیطان ہے اور سب سے پہلے انسان کو ننگا کرنے والا بھی شیطان ہے۔

کبھی سوچا کہ آج عورت کو اس بات پر کون آمادہ کرتا ہے کہ وہ اپنے حسن کو ظاہر کریں؟ وہ کون ہے جو انہیں ابھارتا ہے کہ وہ اپنے جسم کے پوشیدہ حصوں کی برسرعام نمائش کریں؟

وہ کون ہے جو انہیں بازو ننگے رکھنے کی ترغیب دلاتا ہے؟

وہ کون ہے جو انہیں پنڈلیاں ننگی رکھنے پر راغب کرتا ہے؟

یہ وہی شیطان ہے جس نے ہمارے ماں باپ آدم و حوا سے ان کا لباس چھینا۔ یہ وہی ہے جس نے ہمارے والدین کو برہنہ کیا۔

مگر صد افسوس مسلمانوں کی حالت پر کہ اگر ہمیں ہمارے محسن حقیقی کسی بات کا حکم دے دیں تو ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ لیکن جو فعل ہمارے دشمن حقیقی کا ہو وہ ہمارے لئے بہت پسندیدہ ہوتا ہے۔ ذرا معاشرے میں نظریں گھما کر دیکھئے۔ نبی مکرم ﷺ نے مرد کو ٹخنہ ننگا رکھنے اور عورت کو ٹخنہ ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں الٹ گاڑی چلتی ہے کہ مرد اپنے ٹخنوں کو

ڈھانپ کر رکھتے ہیں جب کہ عورتیں اپنی پنڈلیاں ننگی رکھنے میں فخر محسوس کرتی ہیں اور اسے ملاں فیشن کا نام دیتی ہیں۔ شیطان کے پیچھے لگ کر یہ شریعت محمدی ﷺ سے سراسر مذاق اور استہزا نہیں تو اور کیا ہے کہ رہبر اور رہنما سے نفرت اور دشمنوں سے محبت کے راگ الاپے جائیں آج یہ حالت ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی چیز خواہ ہمارے لئے کتنی ہی فائدہ مند کیوں نہ ہو ہم اسے اپنانے کو اپنے گلے کا کانٹا تصور کرتے ہیں جب کہ شیطانی کام بلا تحقیق سرانجام دینے کو اپنے لئے زینت خیال کرتے ہیں۔

اسی ماہ اپریل کی مناسبت سے دیکھ لیجئے کہ اپریل فول جیسی قبیح رسم کو بلا سوچے سمجھے سبھی چھوٹے بڑے کس اہتمام سے ادا کرتے ہیں۔ ۴۔اپریل کو کسی شیطان خصلت انسان نے اہل خانہ سے اپریل فول مناتے ہوئے جھوٹ بکا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لڑکے کی والدہ موقع پر ہی دم توڑ گئی جب کہ والد پریشانی کے عالم میں گھر سے باہر نکلا تو سڑک پر گاڑی کے نیچے آکر اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ یہ کام کرنے والے نے کیا رحمٰن کو خوش کیا یا شیطان کو؟ کہ ایک ہنسی خوشی بستے گھرانے میں صف ماتم بچھادی۔

کل قیامت کا دن ہو گا اللہ رب العزت کا دربار ہو گا یہ دونوں مظلوم والدین آئیں گے، ان دونوں کا ہاتھ ہو گا اس ظالم کا گریبان ہو گا پوچھیں گے اے احکم الحاکمین اس سنگدل سے پوچھو کو ہم نے اس کا کیا بگاڑا تھا۔ اس کا کیا نقصان کیا تھا؟ اس نے ہمیں کس چیز کی سزادی اور تیری عطا کردہ زندگی جیسی نعمت کو ہم سے چھیننے اور سلب کرنے کا حق اسے کس نے دیا تھا۔ لیکن اس پتھر دل انسان کے پاس کوئی جواب نہ ہو گا۔

آدمی جب ابلیس کی پیروی میں لگ جاتا ہے تو وہ عقل و خرد سے بھی بالکل کورا ہو جاتا ہے اور اس قدر بھی نہیں سوچ سکتا کہ میں جو کام کر رہا ہوں اس کا مجھے کیا فائدہ ہو گا؟ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ میرا چھوٹا بیٹا ایک ایکسیڈنٹ میں اس کا بازو ٹوٹ گیا تھا جب کہ پیشانی پر گہرا زخم آنے کی وجہ سے چار ٹانکے لگے ہوئے تھے وہ بازار گیا تو ایک آدمی اسے کار میں بٹھا کر اپنے گھر لے گیا ہم سب اہل خانہ کو انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور تلاش بسیار کے باوجود وہ نہ مل پایا آخر کار چار پانچ گھنٹے زخمی ہونے کی حالت میں بھوکا پیاسا رہنے کے بعد وہ کسی نہ کسی طرح ان کے شکنجہ سے نکل آیا۔ بچے کے گھر آنے کے کچھ دیر بعد میرے زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے مجھے فون پر یہ کہا گیا کہ یہ اپریل فول تھا۔

میں اس ظالم کے حق میں اللہ سے صرف یہی دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ اسے ہدایت دے اور اسے شیطانی راستے سے ہٹا کر راہ راست پر آنے کی توفیق عطا کر۔ قربان جایئے اس ارحم الراحمین پر کہ جس نے شیطان کو اس قدر ننگا کر دیا کہ ہر وہ جگہ بتا دی کہ جہاں سے وہ نقب زنی کر سکتا ہے۔ جہاں سے داؤ لگا سکتا ہے۔ یا جہاں سے حملہ آور ہو سکتا ہے۔ فرمایا

انہ یراکم ھو و قبیلہ من حیث لا ترونھم

ترجمہ:۔ (یاد رکھیئے) یہ شیطان تمہارا ایسا دشمن ہے کہ وہ اور اس کا لشکر تو تمہیں دیکھتا ہے لیکن تم ان کو دیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

ویسے تو انسان کیلئے اپنے ہر دشمن سے محتاط رہنا لازمی ہے لیکن خصوصاً جب دشمن ایسا ہو کہ وہ اپنا داؤ لگاتے ہوئے تمہیں دیکھ رہا ہو لیکن تمہیں علم تک نہ ہو کہ ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو اس سے بچاؤ کیلئے خصوصی انتظامات کرنا

انتہائی ضروری ہیں۔

نبی مکرم ﷺ نے اس سے محفوظ رہنے کا طریقہ بھی بالوضاحت بیان فرمادیا کہ انسان زیادہ سے زیادہ ذکر الہیٰ میں مشغول رہے۔ شیطان کھانے اور رات گذارنے کیلئے جگہ کی تلاش میں گھر گھر جاتا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے جہاں دیکھتا ہے اللہ کا نام لیا جارہا ہے

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد

پڑھا جارہا ہے۔ الحمدللہ، رب العالمین، الرحمن الرحیم مالک یوم الدین کی تلاوت ہو رہی ہے۔ آیت الکرسی پڑھی جارہی ہے۔ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" کا ورد ہو رہا ہے تو شیطان کیلئے یہ ذکر خداوندی کلاشنکوف سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے کھڑے ہو کر اعلان کرتا ہے

لامبیت لکم ولا عشاء۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۱۲۱)

اے میرے لشکر والو! اس گھر میں تمہارا کوئی کام نہیں۔ یہاں تو ملائکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہونے کی وجہ سے اہل خانہ کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ یہاں سے چلتے بنو۔ نہ یہاں سے تمہیں کھانا مل سکتا ہے اور نہ تم یہاں رات بسر کر سکتے ہو اور یوں وہ دم دبا کر بھاگ جاتا ہے۔

لیکن جہاں دیکھتا ہے کہ حکم خداوندی کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ ذکر باری تعالیٰ کی بجائے گانے بجانے اور سازو آواز کا اہتمام ہے وہ خوش ہوتا ہے کہ ہمیں خود دعوت دی جارہی ہے ہمارے لئے دستر خوان لگایا جارہا ہے کہ آجاؤ ہم تمہارے میزبان ہیں تمہاری مہمانی میں ذرہ بھر فرق نہیں آنے دیں گے تو کھڑے ہو کر آواز دیتا ہے۔

ادرکتم المبیت والعشاء۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

اے میرے چیلو آجاؤ تمہارے لئے کھانے پینے کا بھی بندوبست کیا جا چکا ہے اور رات کو آرام کرنے کیلئے بستر بھی لگائے جا چکے ہیں۔ تو وہ بمع لاؤ لشکر کے اس گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ کھانا شروع ہوا کسی نے بھی بسم اللہ پڑھنا گوارہ نہ کی شیطان مع اپنے قبیلہ کے کھانے میں شریک ہو جاتا ہے جہاں صاحب گھر ایک لقمہ اٹھاتا ہے وہاں وہ اور اس کے ساتھی بھی ایک ایک لقمہ اٹھاتے ہیں اجاڑا اور تباہی نہ ہو گی تو اور کیا ہو گا؟ بے برکتی نہ ہو تو اور کیا ہو؟۔ دستر خواں پر بے شمار ڈشیں اور رنگ رنگ کے کھانے اور پکوان موجود ہیں کبھی ایک قسم کا کھانا کھاتا ہے کبھی دوسری کا، پیٹ میں جگہ نہیں رہتی۔ لیکن چاہت اور ہوس باقی ہے سیر نہیں ہو پاتا۔ طمع اور ہوس نہ رہے تو اور کیا ہو، نام جو اللہ کا نہیں لیا۔

جب کھانے سے فارغ ہوئے تو نظریں TV اور وی۔سی۔آر پر جما دی گئیں رات بارہ ایک بجے تک یہی کچھ ہوتا رہا نہ اللہ کا خوف اور ڈر نہ نماز کی فکر، انگڑائی لی اٹھے بستر پر لیٹ گئے نہ دعا پڑھی کہ "اللھم باسمک اموت واحییٰ" نہ آخری تین سورتوں کو پڑھا۔ شیطان اور اس کے ساتھ آئے ہوئے خانوادہ میں سے کوئی اس کے آگے لیٹ گیا کوئی پیچھے کوئی دائیں اور کوئی بائیں۔ صبح اٹھے تو مولوی صاحب کے پاس آگئے مولانا ساری رات سینے پر بوجھ رہا، گھبراہٹ ہوتی رہی۔ ڈراؤنے خواب آتے رہے مجھے چارپائی سے نیچے گرا دیا گیا دم کر دیجئے۔ ادھر سے کوئی والدہ بچہ اٹھائے آجاتی ہے مولوی صاحب دم کر دیجئے بچہ ساری رات بلکتا رہا ہے۔ سینے پر بوجھ نہ پڑتا تو اور کیا ہوتا اوپر جو شیطان کو سلا رکھا تھا۔ ڈراؤنے خواب نہ آئیں تو اور کیا ہو گھر میں مہمان جو شیطان کو بنائے رکھا۔ ہر ایک کا ٹھیکہ

مولانا صاحب نے تو نہیں اٹھا رکھا کہ آپ تو شیطان کا ساتھ چھوڑنا پسند نہ کریں اور مولوی صاحب دم کرتے پھریں کیا ہی بہتر ہوتا کہ ہر بڑے چھوٹے کو وہ دعائیں یاد ہوتیں جو نبی ﷺ نے سکھلائی ہیں۔ ہر والد اور والدہ کو یہ دعا یاد ہوتی جونہی بچہ روتا وہ دعا پڑھ لی جاتی جو حضور اکرم نے بتلائی ہے کہ

بسم الله الذی لایضر مع اسمه شی فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم

آیت الکرسی یاد ہوتی، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس یاد ہوتی۔ یہ دعا یاد ہوتی

اعوذ بکلمات الله التامات لله من كل عين لامة ومن شركل شيطان وهامة

کہ میں کلمات اللہ کے ساتھ اللہ سے پناہ چاہتا ہوں ہر نظر بد سے اور ہر سرکش شیطان سے اور ہر موذی چیز سے۔

شیطان ایک اور طریقے سے انسان پر حملہ آور ہوتا ہے آدمی دیکھتا ہے کہ فلاں کی دکان بہت چلتی ہے۔ دیکھا اور جل کر راکھ ہو گیا حالانکہ نہ یہ دوکاندار ہے نہ اس کا ہمسایہ۔ دل میں کڑھتا رہا اور کہا اچھا تیرا بھی بندوبست کر لیتا ہوں۔ باباجی کے پاس گیا۔

کہنے لگا جی فلاں آدمی کا کاروبار بڑا چلتا ہے کوئی ٹونہ کر دیجئے۔ کوئی تعویز عنایت کر دیجئے۔ بجائے اس کے بابا اسے سمجھاتا اس کی صحیح رہنمائی کرتا۔ اسے بتاتا کہ یہ کام درست نہیں دوکانداری اس کی چلتی ہے تجھے کیا تکلیف ہے نہیں بلکہ وہ بھی شیطان کا پیروکار

واتبعوا ماتتلوا الشياطين۔ (البقرہ:۱۰۲)

پوچھتا ہے اس کے گھر کے سامنے کون سا درخت ہے۔ اس کی اولاد کتنی ہے؟

تیرے اس کام کیلئے فلاں پرندہ درکار ہے لکھنے کیلئے ھدھد کا خون چاہیئے۔ تعویز لکھوایا۔ باباجی کی ہدایت کے مطابق ڈولی میں بند کر کے مکان یا دوکان کے کسی کونہ میں دبا دیا۔ اب دوسرا آدمی چلاجاتا ہے اس کے ساتھ بھی یہی برتاؤ۔

یہی شیطان کی پیروی کی جارہی ہے اور اس طرح باباجی اپنا کاروبار چمکائے ہوئے ہیں۔ اور رب کے اس فرمان کی کوئی پرواہ نہیں۔ جو اللہ رب العزت نے انسان کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "لایفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنۃ" اس کے باوجود اگر کوئی راہ راست پر نہیں آتا اور اپنے آپ کو شیطانی پنجہ سے آزاد نہیں کرانا چاہتا تو پھر اللہ رب العزت کا یہ فیصلہ بھی کان کھول کر سن لے کہ

انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لایومنون۔ (اعراف:۲۷)

جو لوگ ہماری ہدایات پر عمل پیرا نہیں ہوتے اور ایمان نہیں لاتے ہم نے شیطان کو ان کا دوست بنا کر، ان کا ولی بنا کر ان پر مسلط کر دیا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شیطانی شر انگیزیوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین۔